امام النسائی اور ان کی السنن

(۲۱۵ھ-۳۰۳ھ / ۸۳۰م-۹۱۵م)

ڈاکٹر حمید اللہ☆

امام نسائی رحمہ اللہ، حافظ، شیخ الاسلام، بے شمار کتابوں کے مؤلف، امام اہل الحدیث اور صاحبِ کمال شخصیت تھے۔

نام احمد اور کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی جبکہ پورا نسب نامہ یہ ہے: احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار۔ (۱)

خراسان کا ایک شہر "نساء" جو "مرد" کے قریب واقع ہے۔ اس مقام کو امام نسائیؒ کے مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس کی طرف منسوب ہو کر آپ نسائی کہلائے۔

مؤرخ ابن خلکان لکھتے ہیں: نسبة إلى نسلء بفتح النون وفتح السين المهملة وبعده همزة وهى مدينة بخراسان خرج منها جماعة من الاعيان"۔ (۲)

یہ "نساء" خراسان کا ایک مشہور شہر ہے جہاں سے بہت سے ارباب علم و فن پیدا ہوئے۔

امامؒ کے قول کے مطابق ان کی پیدائش ۲۱۵ھ ہے۔(۳) امامؒ کی وفات کے بارے میں ایک موقف یہ ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ھ میں انتقال ہوا اور دوسری روایتوں میں ہے کہ امام موصوف "رملہ" میں فوت ہوئے اور یہی موقف زیادہ

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات [illegible] لاہور

درست ہے۔ (۴)

اساتذہ

امام نسائی کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے جیسے کہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"سمع من خلائق لا یحصون"۔(۵) آپ نے لاتعداد اساتذہ سے استفادہ کیا۔

ان کے کبار اساتذہ میں سے قتیبۃ بن سعید (۲۴۰ھ) ہیں ان سے پندرہ سال کی عمر میں جا کر علم حاصل کرنا شروع کیا۔ دیگر اساتذہ کے نام یہ ہیں:

اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ' محمد بن بشار' محمود بن غیلان' ابو داؤد' امام ترمذی' ہشام بن عمار اور ابو کریب وغیرہ۔ امام بخاریؒ کو بھی امام ابن حجرؒ نے امام نسائی کے اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ (۶)

تلامذہ

ان سے استفادہ کے لئے دینا کے مختلف گوشوں سے طالبان حدیث آتے تھے۔ ان کے مشہور شاگردوں کے نام یہ ہیں:

امام موصوف کے صاحبزادے عبدالکریم' ابو بکر بن احمد بن اسحاق السنی (۳۶۳ھ)' ابو علی کنانی (۳۵۷ھ)' ابو الحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا' ابو القاسم طبرانی صاحب معجم' ابو جعفر طحاوی' محمد بن ہارون' ابو المیمون بن راشد' ابراہیم بن محمد' ابو علی الحسین بن محمد نیشاپوری اور ہمزہ الکنانی وغیرہ۔ ابو بکر بن الحداد المصری ایسے شاگرد ہیں جنہوں نے امام نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی۔ (۷)

امام موصوف کا اخلاق حسنہ

زہد و تقوی میں آپ معروف تھے۔ "کان ورعاً متورعاً"

"یصفون من اجتهاده فی العبادة باللیل والنهار و مواظبته علی الحج والجهاد و اقامة السنن المأثوره و احترازه عن مجالس السلطان وان ذلک لم یزل دابه إلی ان استشهد"(۸)

پرہیزگار و متقی تھے۔ دن رات عبادت میں مصروف رہتے تھے' حج و جہاد ان

کا مشغلہ تھا۔ سنتوں پر پابندی کے عادی تھے۔ شہادت تک بادشاہوں کی مجلس سے گریز کیا۔

صوم داؤدی کے پابند تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے روز افطار کرتے "کان یصوم یوما ویفطر یوما" (۹)

امام نسائیؒ کے بارے میں علماء کے اقوال:

امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں " ابو عبدالرحمن النسائی مقدم علی کل من یذکر بھذا العلم – الحدیث – من أھل عصرہ " (۱۰)

ابو عبدالرحمٰن نسائی اپنے زمانے کے تمام محدثین سے بلند و اونچے تھے۔ ابن خلکان نے ان الفاظ سے امام نسائی کو خراج عقیدت پیش کیا "کان امام عصرہ فی الحدیث" (۱۱)

آپ زمانے کے امام الحدیث تھے۔

ابن یونس نے فرمایا: "کان اماماً فی الحدیث ثقة ثبتاً حافظاً"۔(۱۲)

وہ حدیث میں امام ' ثقہ ' معتبر اور حافظ تھے۔

ابو بکر بن حداد باوجود کثیر الحدیث ہونے کے صرف امام نسائی سے روایت کی اور کہتے تھے "جعلته حجة فیما بینی و بین الله عزوجل" (۱۳)

ابو بکر بن حداد کہتے تھے کہ میں نے امام نسائی کو اپنے اور اللہ کے درمیان حجت بنایا ہے۔

ابو علی نیشاپوری فرماتے ہیں: "ھو الامام فی الحدیث بلا مدافعة"(۱۴)

قال الدارقطنی "کان أفقه مشائخ مصر فی عصرہ" (۱۵)

مصر کے سب سے بڑے فقیہہ تھے۔

امام ذھبی نے سیر اعلام النبلاء میں امام موصوف کے بارے میں لکھا ہے "ھو أحذق بالحدیث وعلله و رجاله من مسلم والترمذی و ابوداؤد وھو جار فی مضمار البخاری وأبی زرعة" (۱۶)

امام نسائی مسلم' ترمذی' ابو داؤد سے حدیث ' علل حدیث اور علم رجال میں زیادہ ماہر تھے اور وہ بخاری اور ابوزرعہ کے ہم پلہ تھے۔

ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں "للنسائی شرط فی الرجال أشد من شرط مسلم بن الحجاج" (۱۷)

امام نسائی کی شرط فن رجال میں شرط مسلم سے زیادہ سخت ہے۔ ان اقوال سے امام موصوف کی وسعت علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔

امام نسائی صرف محدث نہ تھے بلکہ ماہر فقیہہ بھی تھے جس کا اعتراف کیا گیا ہے۔ (۱۸)

امام نسائی کا دور ابتلاء

جب امام موصوف دمشق پہنچے تو انہوں نے حضرت علیؓ کی فضیلت میں خطبہ دیا جس پر لوگوں نے حضرت معاویہؓ کی فضیلت پوچھی تو آپ رحمہ اللہ نے لا اعلم فرمایا جس پر لوگوں نے آپ پر زیادتی کی اس کی وجہ سے آپ شہید ہوئے۔ (۱۹)

امام نسائی پر تشیع کا شبہ

ابن خلکان نے بھی ان کے بارے میں لکھا ہے "کان یتشیع" ابن کثیر نے بھی لکھا ہے "فیہ شئی من التشیع" یعنی کچھ شیعیت کا اثر تھا۔ اور متأخرین میں سے امام ابن حجر اور امام ذہبیؒ وغیرہ نے بھی سکوت اختیار کیا ہے۔ حالانکہ امام موصوف نے فضائل صحابہ پر مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے جس سے یہ اعتراض ختم ہو جاتا ہے۔ سنن میں بھی افضلیت صحابہ کے بارے میں حدیث نقل کی ہے اور ترتیب یوں دیا ہے:

ابو بکر، عمر، عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم ملاحظہ ہو۔ (۲۰)

سنن نسائی

امام نسائیؒ نے السنن الکبری لکھی اور "رملہ" کے امیر کو پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا اس میں ساری حدیثیں صحیح ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں اس پر والی رملہ نے کہا کہ ان تمام حدیثوں کا جائزہ لو اور ان میں سے صرف وہی احادیث منتخب کرو جو صحیح ہوں۔ امامؒ نے اس پر عمل کیا اور سنن نبوی پر مشتمل اس عظیم المرتبت نسخہ کو مرتب کیا۔ اور اس کا نام (المجتبیٰ) رکھا اور اس کا معنی بھی انتخاب کے ہیں اور ایک نام "المجتبیٰ" بھی ہے۔ اور اس کا معنی بھی ایسے نسخہ کے ہیں جس کو چھان بین کے بعد منتخب کیا گیا ہو۔ (۲۱)

لیکن امام ذہبیؒ نے اس واقعہ کی تردید کی بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ "**المجتبیٰ**" امام نسائی نے نہیں بلکہ اس کے شاگرد ابن السنی نے اختصار کیا ہے۔(۲۲)

مثلاً امام نسائی کے سنن کبری کے راوی ابن لأحمر ہیں جن کی کنیت ابو بکر اور نام محمد بن معاویہ (۳۵۸ھ) ہے۔ سنن صغری (المجتبیٰ) کے راوی ابن السنی ہیں جن کی کنیت ابو بکر نام احمد بن محمد بن اسحاق دینوری (۳۶۴ھ) ہے۔ مشہور کتاب **عمل الیوم واللیلة** کے مؤلف ہیں، ۸۰ سال کی عمر پائی۔(۲۳)

سنن نسائی کی خصوصیات

۱۔ مولانا عبدالرشید نعمانی نے نسائی کی اہمیت کو پیش نظر رکھ کر اس کو صحیح مسلم کے بعد ذکر کیا ہے۔ (۲۴)

علامہ محمد منیر دمشقی فرماتے ہیں:" **وقد امتازت هذه السنن عن غيرها بكثرة التبويب ودقة الاستنباط**" (۲۵)

امام نسائی نے بھی سنن میں امام بخاری اور مسلم کی طرح صحیح الاسناد روایات ہی کو لیا ہے۔ ان کی تصنیف کو بخاری و مسلم دونوں طریقوں کی جامع سمجھی جاتی ہے۔

متعدد مسائل کو ثابت کرنے کے لئے ایک روایت کو کئی جگہوں میں ذکر کرتے ہیں جیسا کہ امام بخاری کا طریقہ ہے۔

احادیث کے طرق کو خوب واضح کرتے ہیں اور اختلاف الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ امام مسلم کا انداز ہے۔

۲۔ حسن ترتیب اور جودت تالیف میں بھی ممتاز ہے۔ چنانچہ ابو عبداللہ ابن رشید فرماتے ہیں: "**انه ابدع الكتب المصنفة فى السنن تصنيفا وأحسنها توصيفا وهو جامع بين طريقتى البخارى و مسلم مع حظ كثير من بيان العلل**"(۲۶)

محدث ابن الاحمر نے بھی بعض مکی شیوخ سے یہاں تک نقل کیا ہے "**أنه اشرف المصنفات كلها وما وضع فى الاسلام مثله**" (۲۷) یہ اس فن کی تمام مصنفات سے افضل ہے اور اسلام میں اس کے مانند کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

ناقدین کے نزدیک جلالت علمی کے اعتبار سے امام نسائی کا پایہ امام مسلم سے بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ ابن حجرؒ مقدمہ فتح الباری میں رقمطراز ہیں: "قدمه قوم من الحذاق فی معرفة ذلك على مسلم بن الحجاج وقدمه الدار قطنی وغيره على امام الأئمة ابی بكر بن خزيمة صاحب الصحيح"۔(۲۸)

اس فن کے ماہرین میں سے بعض نے ان کو امام مسلم پر فوقیت دی ہے امام دارقطنی نے امام الأئمۃ ابو بکر بن خزیمۃ صاحب الصحیح پر بھی ان کو مقدم رکھا ہے۔

امام ذھبی نے علل حدیث کے فن میں ان کو امام بخاری اور امام ابوزرعہ کا ہمسر قرار دیا ہے۔ (۲۹)

۳- امام نسائی کی السنن الصغریٰ کے بارے میں امام نسائی نے خود ان کی تمام احادیث کو صحیح قرار دیا ہے لیکن بعض روایات سند کے اعتبار سے معلول اور متن کے اعتبار سے صحیح ہیں۔ یہ کتاب صحیحین کے بعد (بلحاظ صحت) آتی ہے۔ کیونکہ سنن کی کتابوں میں سے اسمیں ضعف و مجروح راوی قلیل تر ہیں۔

۴- کبھی کبھی رواۃ کے اسماء و القاب اور کنیتوں کے ابہام کی وضاحت راویوں کے تفرد اختلاف، متابعت و عدم متابعت کا بیان، سماع و عدم سماع کا ذکر، حدیث کے مرسل، متصل ضعیف و منکر کی نشاندہی اور غریب الفاظ کی توضیح بھی بیان فرماتے ہیں۔(۳۰)

سنن نسائی کا اجمالی تعارف

اس کتاب کے اندر امام نسائی نے زندگی کے ہر پہلو سے متعلق چھوٹی چھوٹی جزئیات پر مشتمل احادیث بھی جمع کر دی ہیں۔ یہاں تک کہ رکوع و سجود اور دیگر ہر قسم کی دعائیں بکثرت روایت کی ہیں۔ امام نسائی نے حسب دستور کتاب السنن میں ہر نئے مبحث اور عنوان کو کتاب سے موسوم کیا ہے۔ مثلاً کتاب الطہارت جس میں ۲۰۴ ابواب ہیں کتاب الجنائز میں ۱۲۱، کتاب مناسک الحج میں ۲۳۱، کتاب الزینۃ میں ۱۲۲۔

سنن نسائی میں ایسی کُل اکیاون کتابیں (مباحث) ہیں جن میں ۵۷۶۱ حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں۔ کتب سنن میں مباحث اور احادیث کے اعتبار سے سنن نسائی زیادہ مفصل اور جامع ہے۔

سنن کی ایک اہم خصوصیت

امام نسائی امام ترمذی کی طرح راویوں کے اسماء اور کنیتوں کا پوری تفصیل سے تعارف کراتے ہیں' اس کے علاوہ ان کی خصوصی توجہ علل حدیث پر تنبیہہ کرنے پر ہوتی ہے اور بعض مقامات پر اپنا فیصلہ بھی صادر فرماتے ہیں۔ جب قال ابو عبدالرحمن ھذا منکر اور ھذا صواب کہتے ہیں اس وقت نہایت معرکہ پیش آ جاتا ہے پھر وہ بحث کافی غور و فکر کی طالب بن جاتی ہے۔

سنن کے تراجم ابواب

کسی محدث کے تفقہ کا اندازہ اُس کے تراجم ابواب سے لگایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے فقہ البخاری فی ترجمۃ' حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے اس کے دو مطلب بیان کئے ہیں۔ پہلا مطلب یہ کہ وہ مسائل فقہ جن کو مصنف نے اختیار کیا ہے وہ تراجم (عنوانات) سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسرا مطلب یہ کہ اس سے صاحبِ کتاب کے تفقہ' ذہانت اور دقّت نظر معلوم ہو جاتی ہے۔(۳۱) اس حیثیت سے بخاری کے تراجم نہایت ہی اہم ہیں جن کو سمجھنے کے لئے بڑی دقّت نظر و تفقہ کی ضرورت ہے اور اس کے بعد ابو عبدالرحمٰن نسائی کے تراجم ابواب ہیں۔ مگر بہت سے مقامات پر دونوں کتابوں کے تراجم حرفاً حرفاً موافق ہیں اور شاید ان کو امام نسائی نے اپنے شیخ امام بخاری سے لیا ہے اور امام بخاری' امام نسائی کے استاذ بھی ہیں۔ اس کے بعد بالترتیب ابو داؤد و ترمذی کے تراجم ابواب ہیں مگر سب سے آسان ترمذی کے تراجم ہیں۔ مسلم کے تراجم مصنف نے بذات خود قائم نہیں کئے ہیں بلکہ بعد میں امام نووی نے قائم فرمائے ہیں مگر بخاری کے تراجم سے اسے کوئی نسبت نہیں۔(۳۲)

امام بخاری مثلاً کبھی مختصر روایت نقل کرتے ہیں اور حدیث کے ایسے جزء سے

ترجمہ پر استدلال کرتے ہیں جو اس باب کے علاوہ کسی دوسری جگہ کتاب میں ہے۔ اس سے مقصود تشحیذ اذھان ہے۔ اسی طرح امام نسائی نے بھی ترجمہ قائم کیا ہے۔ "باب الاقامة لمن یصلی وحده "(۳۳) اس باب میں یہ حدیث نقل کی ہے "عن رفاعة عن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بینما هو جالس فی صف الصلوٰة"۔ اسی حدیث سے ترجمہ ثابت نہیں ہو رہا ہے مگر دوسری جگہ پر روایت آ رہی ہے یعنی اعرابی والی اس کے بعض طرق میں فتشهد و أقم کا لفظ موجود ہے جس سے ترجمہ ثابت ہوتا ہے۔

سنن کے تراجم امام نسائی کے تفقہ اور دقت نظر کا واضح ثبوت ہیں۔ اس لئے امامؒ کے بارے میں ابن یونس کا ارشاد ہے۔

"کان اماماً ثقة ثبتاً حافظاً فقیها" (۳۴)

امام نسائی اور السنن کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے ملاحظہ ہو:

الزرکلی: الاعلام ۱ جلد ص ۱٦٤

ابن کثیر: البدایة والنهایة ۱۱/۱۲۳

طبقات الشافعیه ۲/۸۳

تذکرة الحفاظ ۲/۲٤۱

شذرات الذهب ۲/۲۳۹

خلاصة تهذیب الکمال ۱/٦

وصلی اللہ علی النبی وآله وسلم.

☆☆☆

حوالہ جات

۱- ابن خلکان: وفیات الاعیان' ۱/۶۵' البدایۃ والنہایۃ' ۱۱/۱۲۳۔

۲- وفیات الاعیان' ۱/۶۶

۳- ابن حجر عسقلانی: تہذیب التہذیب' ۱/۳۸

۴- وفیات الاعیان' ۱/۵۹' تذکرۃ الحفاظ' ۲/۶۶' البدایۃ' ۱۱/۱۲۴ ، بستان المحدثین' ص ۱۲۳۔

۵- تہذیب التہذیب' ۱/۳۷۔

۶- تہذیب التہذیب' ۱/۳۷' ابو شہبۃ: اعلام المحدثین' ص ۲۶۲۔

۷- تذکرۃ الحفاظ' ۲/۲۴۱' تہذیب التہذیب' ۱/۳۷' مقدمہ جامع الاصول' ۱/۱۷۵۔

۸- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۳' تہذیب التہذیب' ۱/۳۸

۹- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۳

۱۰- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۳

۱۱- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۸۱

۱۲- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۳

۱۳- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۳

۱۴- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۳

۱۵- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۳

۱۶- توضیح الافکار ' ۱/۲۲۰

۱۷- اعلام المحدثین' ص ۲۶۳

۱۸- اعلام المحدثین' ص ۲۶۳: ابن حجر: النکت' ص ۱۳۳

۱۹- البدایۃ والنہایۃ ' ۱۱/۱۲۴

۲۰- سنن نسائی' ۲/۷۴-۷۷ (مصر)۔

۲۱- بستان المحدثین' ص ۱۳' جامع الاصول' ۱/۱۱۶'
حنیف ندوی: مطالعہ حدیث ص ۱۲۳۔

۲۲- توضیح الافکار' ۱/۲۲۱

۲۳- تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۵۱

۲۴- ابن ماجہ اور علم حدیث، ص ۲۱۸

۲۵- نموذج الاعمال الخیریۃ، ص ۶۳۶

۲۶- مقدمہ سنن النسائی بشرح السیوطی، ۱/۴

۲۷- فتح المغیب، ص ۳۳

۲۸- فتح الباری، مقدمہ ص ۸

۲۹- توضیح الافکار، ۱/۲۲۰

۳۰- مقدمہ سنن نسائی(مترجم) وحید الزمان، ۱/۱۱،

محمد عبدہ، صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین، ص ۷۴-۷۵

۳۱- معارف السنن، ص ۲۳

۳۲- معارف السنن، ص ۲۳

۳۳- سنن نسائی ۲/۳۰-۲۱، المکتبۃ التجاریۃ، مصر

۳۴- منتظم، ۶/۱۳۱

☆☆☆